بسم اللہ الرحمن الرحیم

فون نمبر ۴۹

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ (عسیٰ ۱۰ ۱۰ ۱۰ مقام محمود)

روزنامہ الفضل ربوہ

یوم بدھ

ایڈیٹر روشن دین تنویر

The Daily ALFAZL RABWAH

قیمت فی پرچہ ۱۵ پیسے

جلد ۵۷/۲۲ | ۲۰ ربیع الثانی ۱۳۸۸ھ ۱۷ وفا ۱۳۴۷ھ ۱۷ جولائی ۱۹۶۸ء | نمبر ۱۵۹

ارشادات عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

اللہ تعالیٰ کو تلاش کرنا ہے تو مسکینوں کے دل کے پاس تلاش کرو

جو شخص غریبی کو اختیار کرے گا وہ سب سے اچھا رہے گا

"اگر کسی کو کسی سے کراہت ہو وے اگرچہ کپڑے سے ہو یا کسی اور چیز سے ہو تو چاہیئے کہ وہ اس سے الگ ہو جاوے مگر رو برو ذکر نہ کرے کہ یہ دلشکنی ہے۔ اور دل کا شکستہ کرنا گناہ ہے۔ اگر کھانا کھانے کو کسی کے ساتھ جی نہیں کرتا تو کسی اور بہانہ سے الگ ہو جاوے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ لَا جُنَاحَ عَلَیْکُمْ اَنْ تَاکُلُوْا جَمِیْعًا اَوْ اَشْتَاتًا۔ مگر اظہار نہ کرے۔ یہ اچھا نہیں۔ اگر اللہ تعالیٰ کو تلاش کرنا ہے تو مسکینوں کے دل کے پاس تلاش کرو۔ اسی لئے پیغمبروں نے مسکینی کا جامہ ہی پہن لیا تھا۔ اسی طرح چاہیئے کہ بڑی قوم کے لوگ چھوٹی قوم کو ہنسی نہ کریں اور نہ کوئی یہ کہے کہ میرا خاندان بڑا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ تم میرے پاس جو آؤ گے تو یہ سوال نہ کروں گا کہ تمہاری قوم کیا ہے بلکہ سوال یہ ہوگا کہ تمہارا عمل کیا ہے۔ اسی طرح پیغمبر خدا نے فرمایا ہے اپنی بیٹی سے کہ اے فاطمہ رضی خدا تعالیٰ ذات کو نہیں پوچھے گا۔ اگر تم کوئی برا کام کرو گی تو خدا تعالیٰ تم سے اس واسطے درگذر نہ کرے گا کہ تم رسول کی بیٹی ہو۔ پس چاہیئے کہ تم ہر وقت اپنا کام دیکھ کر کیا کرو۔ اگر کوئی چوڑھا اچھا کام کرے گا تو وہ بخشا جاوے گا اور اگر سید ہو کر کوئی برا کام کرے گا تو وہ دوزخ میں ڈالا جاوے گا۔ حضرت ابراہیمؑ نے اپنے باپ کے واسطے دعا کی وہ منظور نہ ہوئی۔ حدیث میں آیا ہے کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام قیامت کو کہیں گے کہ اے اللہ تعالیٰ میں اپنے باپ کو اس حالت میں دیکھ نہیں سکتا۔ مگر اس کو پھر بھی رسہ ڈال کر دوزخ کی طرف گھسیٹ کر ذلت کے ساتھ لے جاویں گے (یہ عمل نہ ہونے کی وجہ سے ہے کہ پیغمبر کی سفارش بھی کارگر نہ ہوگی) کیونکہ اس نے تکبر کیا تھا۔ پیغمبروں نے غریبی کو اختیار کیا۔ جو شخص غریبی کو اختیار کرے گا وہ سب سے اچھا رہے گا۔ ہمارے پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم نے غریبی کو اختیار کیا۔"

(ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام جلد ششم صفحہ ۵۵ و ۵۶)

اخبار احمدیہ

— ربوہ ۱۶ وفا۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ طبیعت تا حال پہلے جیسی ہی ہے۔ گرمی کی وجہ سے ضعف کی تکلیف تا حال چل رہی ہے۔ ویسے عام طبیعت اچھی ہے۔ احباب جماعت بالالتزام حضور کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعائیں جاری رکھیں۔

— ربوہ ۱۶ وفا۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے کل پھر نماز مغرب کے بعد مسجد مبارک میں تشریف فرما ہو کر فضل عمر تعلیم القرآن کلاس کے طلباء سے خطاب فرمایا۔ پہلے حضور نے کلاس کے طلباء کی تعلیم و تدریس اور ان کے تحصیل علم سے متعلق بعض استفسارات فرمائے۔ اور پھر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی پُر معارف تحریرات کی روشنی میں قرآن مجید کی آیت

اِنَّ الدِّیْنَ عِنْدَ اللّٰہِ الْاِسْلَامُ

کی تفسیر کا سلسلہ جاری رکھتے ہوئے حضور علیہ السلام کے بیان فرمودہ ایک اور نکتہ کو وضاحت کے ساتھ بیان فرمایا۔ حضور ایدہ اللہ کی یہ مجلس عرفان قریباً نصف گھنٹہ تک جاری رہی۔

— مجالس انصار اللہ ضلع سرگودھا کے کامیاب سالانہ اجتماع کے بعد قیادت مال کی طرف سے ایک ضروری چٹھی ضلع کی تمام مجالس کو بھجوائی گئی ہے۔ تمام زعماء کرام سے گزارش ہے کہ وہ اس کے مطابق اپنی جدوجہد کو تیز سے تیز تر کر دیں۔ تاکہ ہم حقیقی معنوں میں اپنے آپ کو انصار اللہ ثابت کر سکیں۔ ہمارے ہر کام میں باقاعدگی ہونی چاہیئے۔ اور کوئی چھوٹے سے چھوٹا فرض ہماری آنکھوں سے اوجھل نہیں رہنا چاہیئے۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء۔

(قائد مال انصار اللہ مرکزیہ ربوہ)

— میری بیٹی عزیزہ امۃ المجید ایم۔ اے اہلیہ عزیزم عبدالرشید صاحب ظفر ویلفیئر آفیسر حال لنڈن پچھلے دنوں بچے کی پیدائش کے بعد سے لنڈن میں بیمار ہے۔ گردے کا اپریشن ہوا تھا جو تا حال ٹھیک نہیں۔ گردہ نکال دینے کے باوجود آرام نہیں۔ زخم سے پیپ آ رہی ہے۔ حالت بہت خراب ہے کمزوری بہت زیادہ ہے۔ بزرگان سلسلہ اور احباب جماعت سے دعا کی عاجزانہ درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ پردیس میں بچی کا حافظ و ناصر ہو اور اسے اپنے فضل سے جلد کامل صحت عطا فرمائے۔

خاکسار (ڈاکٹر) عبدالرحمن انصاری
ماں دستگیر کالونی کراچی۔

— ربوہ ۱۶ وفا۔ کل شام سے یہاں ملیریا جزدی طور پر برآلود ہے۔

مسعود احمد پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا۔

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۱۷ وفا ۱۳۴۷ ہش

شانِ قرآن

آج کل ربوہ میں اللہ تعالےٰ کے فضل سے تعلیم القرآن کی کلاس جاری ہے جس میں احمدی دوست اور مستورات بھی دور دور سے آکر شامل ہوئے ہیں۔

حقیقت یہ ہے کہ جو شخص قرآن کریم سے واقف نہیں ہے وہ اسلام سے بھی واقف نہیں ہے۔ اگرچہ شروع ہی سے اہل علم دوست قرآن کریم کی تعلیمات کو ہر طریق سے عوام کے ذہن نشین کرنے میں مصروف رہے ہیں۔ تاہم یہ اتنا عظیم کام ہے کہ باوجود ان کی بے انتہا کوششوں کے قرآن کریم کی تعلیمات سے عوام کا ایک قلیل حصہ ہی متمتع ہوتا ہے۔ قرآن کریم ہر مسلمان کے گھر میں موجود ہوتا ہے۔ اور اکثر بچے جوان بوڑھے قرآن کریم ناظرہ پڑھ سکتے ہیں جبکہ آپ کو ہر گھر سے قرآن خوانی کی آواز آئے گی۔ اگرچہ یہ طریق اب کم ہوتا جارہا ہے۔ پھر بھی شاذ ہی کوئی مسلمان گھرانہ ہوگا۔ جہاں اس کی تلاوت نہ ہوتی ہو۔

قرآن کریم دیکھنے میں کوئی اتنی بڑی کتاب نہیں ہے۔ تاہم اللہ تعالےٰ نے اس کوزہ میں علم و حکمت کا بے پایاں سمندر بھر دیا ہے۔ روحانیت کے متعلق کوئی بات نہیں جو اس میں بیان نہ کی گئی ہو۔ اور کوئی اخلاقی بیماری نہیں جس کا تیر بہدف علاج اس میں نہ بتایا گیا ہو۔ قرآن کریم کی تعلیمات کا سب سے اعلیٰ ہونا اس امر سے بھی واضح ہوتا ہے کہ آج دنیا کے پردہ پر کوئی دینی یا دنیوی کتاب ایسی نہیں ہے۔ جس میں کل اخلاقی امراض کا قرآن کریم کی طرح جائزہ لیا گیا ہو۔ اور انسان کے سامنے انسانی زندگی کا مکمل لائحہ عمل پیش کیا گیا ہو۔ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے "شان قرآن" کے متعلق اتنی وضاحت کی ہے کہ انسان پڑھ کر حیران رہ جاتا ہے۔ آپ نے قرآن کریم کی اکثر آیات کی ایسی تفسیر بیان فرمائی ہے۔ کہ پڑھنے والا اگرچہ تمام مضمون اس کے لئے نیا ہوتا ہے خیال کرنے لگتا ہے کہ اتنی سیدھی سی بات پہلے اس کے ذہن میں کیوں نہیں آئی تھی۔

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اس امر کی بھی وضاحت فرمائی ہے کہ قرآن کریم کی خوبیاں صرف بڑے بڑے عالموں پر ہی نہیں کھلتیں بلکہ اس عجیب و غریب کتاب کا یہ اعجاز ہے کہ تھوڑے علم والا بھی قرآن کریم کے بعض اعجازی پہلوؤں سے واقف ہو سکتا ہے۔ چنانچہ آپ فرماتے ہیں:-

"یہ سچ ہے کہ فرقان مجید کی بے نظیری کی بعض وجوہ ایسی ہیں کہ ان کے جاننے کے لئے کسی قدر علم عربی درکار ہے۔ مگر یہ بڑی غلطی اور جہالت ہے کہ ایسا خیال کیا جائے کہ اعجاز قرآن کی تمام وجوہ عربی دانی پر ہی موقوف ہیں یا تمام عجائبات قرآنیہ اور جمیع خواص عظمیٰ فرقانیہ صرف عربوں پر ہی کھل سکتے ہیں۔ اور دوسروں کے لئے تمام راہیں ان کے دریافت کرنے کی مسدود ہیں۔ ہرگز نہیں ہرگز نہیں۔ یہ بات ہر یک اہل علم پر واضح ہے کہ اکثر وجوہ بے نظیری فرقان کی ایسی سہل اور سریع الفہم ہیں کہ جن کے جاننے اور معلوم کرنے کے لئے کچھ بھی لیاقت عربی درکار نہیں۔ بلکہ اس درجہ پر بدیہی اور واضح ہیں کہ ادنےٰ عقل جو انسانیت کے لئے ضروری ہے۔ ان کے سمجھنے کے لئے کفایت کرتی ہے۔ مثلاً ایک یہ وجہ بے نظیری کہ وہ باوجود اس قدر ایجاز کلام کے کہ اگر اس کو متوسط قلم سے لکھیں تو چار پانچ جزو میں آسکتا ہے۔ پھر تمام دینی صداقتوں پر کہ ۴۴ جو بطور متفرق پہلی کتابوں میں اور انبیاء سلف کے صحیفوں میں پراگندہ اور منتشر تھیں مشتمل ہے۔ اور نیز اس میں یہ کمال ہے کہ جس قدر انسان محنت اور کوشش اور جانفشانی کرکے علم دین کے متعلق اپنے فکر اور ادراک سے کچھ صداقتیں نکالے یا کوئی ایک دقیقہ پیدا کرے یا اس علم کے متعلق کسی قسم کے اور حقائق اور معارف یا کسی نوع کے دلائل اور اپنی قوت عقلیہ سے پیدا کرکے دکھلاوے یا ایسا ہی کوئی نہایت دقیق صداقت جس کو حکمائے سابقین نے مدت دراز کی محنت اور جانفشانی سے نکالا ہو معرض مقابلہ میں لاوے یا جس قدر مفاسد باطنی اور امراض روحانی ہیں۔ جن میں اکثر افراد مبتلا ہوتے ہیں۔ ان میں سے کسی کا ذکر یا علاج قرآن شریف سے دریافت کرنا چاہیئے۔ تو وہ جس طور سے اور جس باب میں آزمائش کرنا چاہتا ہے آزما کر دیکھ لے۔ کہ ہر یک دینی صداقت اور حکمت کے بیان میں قرآن شریف ایک دائرہ کی طرح محیط ہے۔ جس سے کوئی صداقت دینی باہر نہیں بلکہ جن صداقتوں کو حکیموں نے بباعث نقصان علم و عقل غلط طور پر بیان کیا ہے۔ قرآن شریف ان کی تکمیل و اصلاح فرماتا ہے۔ اور جن دقائق کا بیان کرنا کسی حکیم و فلاسفر کو میسر نہیں آیا اور کوئی ذہن ان کی طرف سبقت نہیں لے گیا۔ ان کو قرآن شریف بکمال صحت و راستی بیان اور ظاہر فرماتا ہے۔ اور ان دقائق علم الٰہی کو کہ جو صدہا دفتروں اور طول طویل کتابوں میں لکھے گئے تھے۔ اور پھر بھی ناقص اور ناتمام تھے باستیفا تمام لکھتا ہے اور آئندہ کسی عاقل کے لئے کسی نئے دقیقہ کے پیدا کرنے کی جگہ نہیں چھوڑتا حالانکہ وہ اس قدر قلیل الحجم کتاب ہے کہ جو بتحریر میانہ چالیس ورق سے زیادہ نہیں۔ اب ظاہر ہے کہ یہ ایک ایسی وجہ بے نظیری ہے جس کی صداقت میں ایک ادنیٰ عقل کے آدمی کو بھی شک نہیں رہ سکتا۔"

(شان قرآن ۸۶)

۔۔۔۔ اے دوستو

ہمیں کام کرنا ہے اے دوستو
یہی جینا مرنا ہے اے دوستو

نہیں پیچھے ہٹنے کا کوئی سوال
قدم آگے دھرنا ہے اے دوستو

سمندر میں طوفان اٹھیں ہزار
ہمیں پار اترنا ہے اے دوستو

ہمیں ماسوا کا نہیں ڈر کوئی
خدا ہی سے ڈرنا ہے اے دوستو

جو صدیوں سے دریا میں غرقاب ہیں
انہیں پھر ابھرنا ہے اے دوستو

خزاں سے جو مرجھا گیا ہے چمن
اسے پھر نکھرنا ہے اے دوستو

کیا زندہ پھر جس نے تنویر کو
دم اس کا ہی بھرنا ہے اے دوستو

تنویر

52

اسلام اور جدید دنیا

عربی زبان کے مشہور فرانسیسی پروفیسر وِنسینٹ مونٹیل کا کراچی میں لیکچر

احمدی جماعت دُنیا کے تقریباً ہر ملک میں موجود ہے، افریقہ میں بالخصوص اسے بہت کامیابی حاصل ہوئی ہے

(پروفیسر مذکور)

(مکرم سید اقبال محمود صاحب بی۔اے۔ پیر الٰہی بخش کالونی۔ کراچی)

حال ہی میں کراچی یونیورسٹی کے فیکلٹی آف آرٹس آڈیٹوریم میں مغربی افریقہ کی یونیورسٹی آف ڈاکر (DAKAR) سینیگال کے عربی زبان کے مشہور فرانسیسی پروفیسر مسٹر وِنسینٹ مونٹیل (MR. VINCENT MONTEIL) کا لیکچر "اسلام اور جدید دنیا" کے موضوع پر ہوا۔ ڈاکٹر محمود حسین صاحب ڈین آف آرٹس فیکلٹی کراچی یونیورسٹی نے حاضرین سے پروفیسر موصوف کا تعارف کرایا۔ پروفیسر مونٹیل نے کہا کہ میں دنیا کے تقریباً ہر اسلامی ملک میں گھوم پھر چکا ہوں اور میں جس ملک میں بھی جاتا ہوں خواہ وہ اسلامی ملک ہو یا غیر اسلامی، میں وہاں کے مسلمانوں سے ضرور ملتا ہوں یہاں تک کہ میں جاپان۔ برازیل اور ارجن ٹائن کے مسلمانوں سے بھی ملا ہوں۔ جاپان میں ٹوکیو اور کوبے میں کافی مسلمان موجود ہیں۔ میں سنگاپور اور ملائیشیا بھی گیا ہوں۔

انڈونیشیا میں پروفیسر مونٹیل نے کافی سیاحت کی اور ایک مقام پر انہوں نے لوگوں سے پوچھا کہ کیا آپ لوگ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی سنّت پر پورے طور پر عمل کرتے ہیں انہوں نے جواب دیا کہ ہم خدا اور اس کے رسولؐ کے احکامات پر اور صحیح اسلامی اصولوں پر زندگی بسر کرتے ہیں۔

ترکی کا بھی پروفیسر موصوف نے دَورہ کیا اور آپ نے اپنی یہ رائے ظاہر کی کہ اگرچہ یہ ملک یورپین وضع قطع کا ہے لیکن لوگوں میں عربی سیکھنے کا کافی ذوق و شوق پایا جاتا ہے۔ جدید ترکی کی نئی وضع قطع کی تشکیل کی بنیاد کمال اتاترک نے ڈالی تھی لیکن اب لوگوں میں اپنی سابقہ روایات کی طرف لوٹنے کا رجحان پایا جاتا ہے۔

پروفیسر مونٹیل روس بھی گئے گئے تھے انہوں نے روس کے مسلمانوں کی مشکلات پر ایک مفصّل کتاب لکھی ہے۔ روس میں انہوں نے سارے ترکستان کا دَورہ کیا۔ چنانچہ وہ تاشقند اور سمرقند بھی گئے۔ تاشقند میں انہوں نے روس کے مفتی ضیاءالدین بابا خانوف سے بھی ملاقات کی۔ پروفیسر مونٹیل نے اپنے لیکچر میں مفتی صاحب کی تعریف کی اور فرمایا کہ میں کئی گھنٹے مفتی صاحب سے عربی زبان میں گفتگو کرتا رہا لیکن دورانِ گفتگو میں نے مفتی صاحب کو کسی لفظ پر اٹکتے یا غلط تلفظ ادا کرتے ہوئے نہیں پایا۔ انہوں نے کہا کہ روس میں مسلمانوں کو مذہبی آزادی تو کسی قدر حاصل ہے لیکن ان کی مشکلات بھی کافی ہیں۔ پروفیسر صاحب نے کہا کہ روس میں مذہب کو ذاتی معاملہ (PERSONAL AFFAIR) سمجھا جاتا ہے۔ انہوں نے بتایا کہ روس کے مسلمانوں کی مذہبی تربیت کافی اچھی ہے اور تاشقند۔ سمرقند اور روسی ترکستان کے کئی چھوٹے بڑے شہروں میں مسلمانوں کے مدرسے بھی قائم ہیں لیکن روس کے مسلمانوں میں مختلف فرقے موجود نہیں ہیں اور نہ ہی اُن لوگوں کو مختلف فرقوں کے متعلق معلومات حاصل ہیں۔ انہوں نے کہا کہ ترکستان کے ایک قصبہ میں لیکچر کے موقع پر ایک لڑکی میرے پاس آئی اور اس نے کہا کہ آپ عربی کے پروفیسر ہیں تو آپ مجھے میرے نام کے معنی بتا دیں۔ میرا نام مبارکہ ہے لیکن اس کے معنی مجھے معلوم نہیں۔ میں نے کئی آدمیوں سے اس کے معنی پوچھے مگر کوئی مجھے بتا نہ سکا۔

پروفیسر مونٹیل نے مغربی پاکستان کا دَورہ کیا جو صرف ایک ہفتہ کا تھا۔ اس دَورہ میں انہوں نے راولپنڈی میں اسلامک ریسرچ اسٹیٹیوٹ دیکھا۔ علاوہ ازیں لاہور میں پنجاب یونیورسٹی کے اورنٹیل کالج میں لیکچر بھی دئے اور اپنے دَورہ کی غرض و غایت اسلامک سٹڈیز سے متعلق اداروں کا مطالعہ بتایا۔

پروفیسر وِنسینٹ مونٹیل نے اپنے لیکچر میں اسلام کے کئی ایک فرقوں کا تذکرہ بھی کیا۔ آپ نے جماعتِ احمدیہ کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ اسلام میں احمدیہ جماعت ایک کافی بڑی جماعت ہے جو اِس وقت دنیا کے تقریباً ہر ملک میں پھیل رہی ہے۔ اس جماعت کی بنیاد مرزا غلام احمد صاحب (علیہ السلام) نے رکھی تھی۔ اُن کا انتقال ۱۹۰۸ء میں ہوا۔ اُن کے بعد اس جماعت میں خلافت قائم ہوئی۔ یوں تو اس جماعت کی شاخیں ساری دنیا میں قائم ہیں لیکن افریقہ میں جماعتِ احمدیہ کو بہت کامیابی حاصل ہوئی ہے وہاں پر یہ جماعت جس طرح پھیل رہی ہے اس کا اندازہ اِس بات سے لگایا جا سکتا ہے کہ افریقہ کے گھانا جیسے چھوٹے سے ملک میں جماعتِ احمدیہ کے افراد کی تعداد تیس ہزار سے بھی زیادہ ہے۔ سیرالیون (SERRA LEON) کی حکومت کی کابینہ میں (مختلف اوقات میں) تین احمدی وزیر رہے ہیں۔ (اس موقعہ پر پروفیسر موصوف نے توضیح کی کہ منسٹر سے میری مراد منسٹر آف فیتھ یا مبلّغ سے نہیں ہے بلکہ پولیٹکل وزیر مراد ہے)

پروفیسر وِنسینٹ مونٹیل نے مسلمانوں کے متعدد فرقوں پر تبصرہ کیا لیکن سُنّی نقشبندی۔ اسماعیلی اور احمدی جماعت کا ذکر تفصیل سے کیا۔ پروفیسر موصوف کا تلفظ عربی عمدہ تھا اور حرفِ ج کو بطریق احسن ادا کرتے تھے۔

پروفیسر موصوف کا دوسرا لیکچر پاکستان انسٹی ٹیوٹ آف انٹرنیشنل افیئرز میں "جنرل ڈیگال کی اسلامی ممالک سے متعلق پالیسی" کے موضوع پر ہوا۔ لیکچر کے فوراً بعد مکرم مولوی محمد اجمل صاحب مربی سلسلہ کی قیادت میں ایک وفد مشتمل بر عبدالرشید صاحب سماٹری۔ سید محمود احمد شاہ صاحب بخاری اور خاکسار نے پروفیسر صاحب موصوف سے ملاقات کی اور آپ کو احمدیہ ہال میں تقریر کرنے کے لئے مدعو کیا۔ پروفیسر موصوف بہت خوش ہوئے لیکن انہوں نے فرمایا کہ اگلے ہی روز بذریعہ ہوائی جہاز میں فرانس جا رہا ہوں جہاں پر جنرل ڈیگال سے میری ملاقات مقرر ہے لہٰذا کسی مزید تفصیلی ملاقات کا ابھی کوئی موقع نہیں ہے، البتہ ماہ ستمبر میں دوبارہ میں پاکستان آؤں گا اور پھر مشرقی پاکستان بھی جاؤں گا۔ پروفیسر صاحب موصوف نے احمدی جماعت کے مرکز ربوہ جانے پر بھی بخوشی آمادگی کا اظہار فرمایا +

ہر صاحبِ استطاعت احمدی کا فرض ہے کہ وہ اخبار الفضل خود خرید کر پڑھے

موجودہ دور کی بے راہ روی
(اور)
اس کی اصلاح کا قرآنی طریق

(مکرم مولوی روشن دین صاحب واقفِ زندگی)

اخبارات ملک وملت کے ترجمان ہیں۔ یہ ملک وملت کی زبان ہیں۔ اخبارات کے پڑھنے سے پتہ لگتا ہے کہ یہ قوم کن نشیب و فراز سے گزر رہی ہے اس لئے ضروری ہے کہ اخبارات میں جو کچھ شائع ہو وہ مذہب و ملت کے لئے مفید ہو۔ اور وقت کے تقاضوں کو پورا کرنے والا ہو۔ اخبارات کی زبان نہایت پاکیزہ ہونی چاہیئے۔

اگر آجکل کے اخبارات کو ہم پڑھیں تو ان میں بے شک ملک وملت کے لئے مفید تجاویز بھی ہوتی ہیں اور غلط روی کا صحیح علاج بھی۔ اور وقت کے لحاظ سے مفید نصائح بھی ہوتی ہیں مگر بعض برائیوں کو بھی نمایاں کرکے بڑی بڑی سرخیوں کے ساتھ ملک کے سامنے پیش کیا جاتا ہے۔ چونکہ بدی کی طرف طبائع کا رجحان جلد ہو جاتا ہے اس لئے لوگوں کی نظریں بھی انہی کی طرف اٹھتی ہیں۔ مثلاً اخباروں میں عریاں تصویریں عام شائع ہوتی ہیں۔ فلموں کے اشتہارات ہوتے ہیں۔ معاشقہ کے قصے کہانیاں ہوتی ہیں۔

پھر چوری اور ڈاکہ کی وارداتیں اخباروں میں عام پڑھنے میں آتی ہیں ان ظالمانہ اور بھیانک واقعات کو کچھ اس طرح بیان کیا جاتا ہے کہ ان کے بُرے اثرات پھیلنے لگتے ہیں۔ ایسے واقعات کی اشاعت میں دن بدن اضافہ ہوتا چلا جاتا ہے۔

تعلیمی اداروں کے نقائص بھی کچھ کم نہیں۔ تعلیم کی طرف نہ تو طلبہ کی توجہ ہوتی ہے اور نہ ہی اساتذہ کی۔ بعض دفعہ تو ذمہ دار افراد بھی مجبور ہو جاتے ہیں۔ ہمارے بی۔ اے اور ایم۔ اے نوجوان بھی بعض عام الفاظ کے تلفظ میں بھی سخت ٹھوکر کھا جاتے ہیں۔ بی۔ اے یا ایم۔ اے کے ڈپلوموں کو دیکھا جائے تو ان کی بھرمار ہے مگر میدانِ عمل میں صفر کے برابر۔ امتحانات میں اتنی بے قانونی برتی جاتی ہے کہ الامان والحفیظ۔ اور جن جن ذرائع کو حصولِ مطلب کے لئے اختیار کیا جاتا ہے انہیں بیان کرتے ہوئے بھی ہر محب وطن پاکستانی کا سر ندامت سے جھک جانا چاہیئے۔

بے شک ان غلط کاریوں یا دوسری قسم کی ابھرنے والی بدیوں کو روکنے کی بھی جدوجہد کی جاتی ہے اور ان کے سدِّباب کے لئے بعض دفعہ گورنمنٹ کی مشینری بھی حرکت میں آجاتی ہے لیکن پھر بھی دن بدن بدیوں کے رجحانات ترقی پذیر ہیں۔

اے کاش اس کے علاج کے لئے ارشادِ خداوندی پر نگاہ ڈالی جائے قرآن کریم میں ارشادِ خداوندی ہے کہ

وَاِذَا جَآءَهُمْ اَمْرٌ
مِّنَ الْاَمْنِ اَوِ الْخَوْفِ
اَذَاعُوْا بِهٖ وَلَوْ رَدُّوْهُ
اِلَى الرَّسُوْلِ وَاِلٰٓى
اُولِي الْاَمْرِ مِنْهُمْ
لَعَلِمَهُ الَّذِيْنَ يَسْتَنْۢبِطُوْنَهٗ
مِنْهُمْ وَلَوْلَا فَضْلُ اللّٰهِ
عَلَيْكُمْ وَرَحْمَتُهٗ لَاتَّبَعْتُمُ
الشَّيْطٰنَ اِلَّا قَلِيْلًا۔

ترجمہ:- جب (بھی) ان کے پاس امن (کی) یا خوف کی کوئی بات پہنچتی ہے تو وہ اسے مشہور کر دیتے ہیں۔ اور اگر وہ اسے رسول کی طرف اور اپنے حکام کی طرف لے جاتے تو ان میں سے جو (لوگ) اس (یعنی مقررہ بات کی اصلیت) کو معلوم کر لیا کرتے ہیں۔ اس (کی حقیقت) کو پالیتے۔ اور تم پر اللہ کا فضل اور اس کی رحمت نہ ہوتی۔ تو سوائے چند ایک کے (باقی لوگ) شیطان کے پیچھے چل پڑتے۔"

گویا اصلاح طلب امور کو پبلک میں لانے کی بجائے صرف ذمہ دار افراد تک پہنچانا چاہیئے۔ سورۂ نور میں ارشاد ہے:

اِنَّ الَّذِيْنَ يُحِبُّوْنَ
اَنْ تَشِيْعَ الْفَاحِشَةُ
فِي الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَهُمْ
عَذَابٌ اَلِيْمٌ فِي الدُّنْيَا
وَالْاٰخِرَةِ وَاللّٰهُ يَعْلَمُ
وَاَنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ۔

ترجمہ:- یقیناً جو لوگ چاہتے ہیں کہ مومنوں میں بدی پھیل جائے ان کے لئے بڑا دردناک عذاب ہے۔ دنیا میں بھی اور آخرت میں بھی۔" یہ بھی فحشاء میں شامل ہے کہ بلاتحقیق فحشاء الزام لگائیں اور ان کے پھیلانے سے قوم میں فحشاء کی عظمت کم ہو جاتی ہے اور لوگ فحشاء پر جرأت کرنے لگ جاتے ہیں۔" خدا تعالےٰ ملک و ملت کے ہر فرد کو ان احکام پر عمل کرنے کی توفیق دے تاکہ بدی کے سیلاب کو روکا جا سکے۔ آمین۔

محترمہ صفیہ بیگم صاحبہ اہلیہ حضرت شیخ غلام احمد صاحب واعظ مرحوم کی وفات

افسوس کہ محترمہ صفیہ بیگم صاحبہ بیوہ حضرت شیخ غلام احمد صاحب واعظ رضی اللہ عنہ ۱۱۔ ۱۲ وفا (جولائی) کی درمیانی شب ۲½ بجے رات لائل پور میں وفات پا گئیں انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مرحومہ کے نواسے ڈاکٹر بشیر الدین احمد صاحب جنازہ یہاں لائے اور بعد نماز عصر حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے نماز جنازہ پڑھائی۔

آپ حضرت قدرت اللہ خان صاحب شاہجہان پوری کی صاحبزادی تھیں جو ۱۹۰۰ء میں قادیان آکر بمع تمام خاندان بیعت سے مشرف ہوئے تھے اور "الدار" کے دربان مقرر ہوئے تھے۔ مرحومہ کو حضرت اقدس علیہ السلام کی ۴ سال تک خدمت کرنے کا موقع ملا اور حضور کے ایمان افروز واقعات سنایا کرتی تھیں۔ ۱۹۰۶ء میں ان کا نکاح حضرت شیخ غلام احمد صاحب نومسلم سے حضرت اقدس علیہ السلام کی تجویز کے مطابق ہوا۔

مرحومہ میں علاوہ اور خوبیوں کے یہ بڑی خوبی تھی کہ محلہ کے بچوں کو قرآن مجید صحیح تلفظ سے پڑھایا کرتی تھیں اور جہاں بھی رہیں یہ خدمت سرانجام دیتی رہیں۔ تقسیم کے بعد سے اپنے داماد ڈاکٹر شمس الدین صاحب کے پاس مقیم تھیں۔ دو ماہ سے سخت بیمار تھیں۔ بعمر ۱۳ سال بیعت ۱۹۰۰ء میں کی تھی۔ قطعہ خاص صحابہ بہشتی مقبرہ میں دفن ہوئیں۔ احباب بلندیٔ درجات کے لئے دعا فرمائیں۔ (عبدالرحمٰن شاکر پنشنر صدر انجمن احمدیہ۔ ربوہ)

درخواستِ دعا

(۱) میرے بھائی عبدالرحمان خان صاحب امپورٹ۔ ایکسپورٹ مینجر اپنے گھر ماڈل ٹاؤن جاتے ہوئے بس کے نیچے آگئے اور دائیں ٹانگ کی ہڈی ٹوٹ گئی۔ گو چوٹیں بہت آئی ہیں لیکن اللہ تعالےٰ کا بڑا بڑا شکر ہے کہ جان بچ گئی۔ رات ڈیڑھ بجے تک میو ہسپتال میں اپریشن ہوتا رہا۔ بے حد گھبراہٹ اور بے چینی بہت زیادہ ہے جس کی وجہ سے ہماری والدہ صاحبہ کو خاص طور پر بہت پریشانی لاحق ہے۔ سب بہنیں اور بھائی دعا فرمادیں کہ اللہ میاں انہیں جلد از جلد صحتِ کاملہ و عاجلہ عطا فرما کر صحت و سلامتی کی لمبی زندگی عطا فرمائے۔ (بیگم ڈاکٹر عبدالغفور خان کڑک ۱۳ جہلم روڈ لاہور چھاؤنی)

(۲) میری خوشدامنہ صاحبہ (اہلیہ محترم صوفی غلام محمد صاحب چک نمبر ۲۷ کاچیلو) عرصہ قریباً ۳ ماہ سے بعض پیچیدہ بیماریوں کی وجہ سے سخت علیل ہیں اور آجکل حالت تشویشناک ہے۔ بیماری دورہ کی صورت اختیار کر گئی ہے اور روزانہ یا دوسرے دن بیہوشی کا دورہ ہوتا ہے۔ احباب جماعت اور بزرگانِ سلسلہ کی خدمت میں ان کی کامل شفایابی اور صحت و عافیت والی لمبی زندگی کے لئے دردمندانہ دعا کی درخواست ہے۔

نیز برادرم چوہدری برکات احمد صاحب بی۔ اے لیبر انسپکٹر سکھر کی اہلیہ صاحبہ بھی بوجہ دردِ پشت عرصہ ایک ماہ سے شدید بیمار ہیں۔ جس کی وجہ سے ان کے چھوٹے چھوٹے بچے و دیگر افراد خاندان سخت پریشان ہیں ان کی کامل شفایابی کے لئے بھی احباب جماعت کی خدمت میں دردمندانہ دعا کی التجا ہے۔ (چوہدری) سعید احمد سیکرٹری مال جماعت احمدیہ ڈوکوٹ ضلع تھرپارکر سندھ)

میرے محترم خاوند کی وفات — اظہار تعزیت کا شکریہ

(محترمہ اہلیہ صاحبہ مکرم یونس احمد صاحب اسلم مرحوم درویش قادیان)

میرے خاوند مکرم یونس احمد صاحب اسلم درویش قادیان کی وفات پر تعزیت کے خطوط کثرت سے آ رہے ہیں۔ میں چونکہ خود بھی بیمار ہوں اور پریشان بھی ہوں۔ اسلئے ہر ایک بھائی یا بہن کو الگ الگ خط نہیں لکھ سکتی۔ لہذا الفضل میں یہ سطور شائع کرا رہی ہوں۔ بیشک صدمہ بہت سخت ہے۔ لیکن میں اپنے پیارے خدا کے فیصلے پر راضی ہوں۔ قادیان کے درویش بہن بھائی بھی مجھے صبر کی تلقین کرتے ہیں۔ مگر میرے آنسو خود بخود جاری رہتے ہیں۔ اور جب کبھی جبر کر کے آنسو روکتی ہوں تو دل پر ایک سخت بوجھ محسوس ہوتا ہے۔ چلتی ہوں تو ٹانگیں لڑکھڑاتی ہیں۔ سر چکراتا ہے۔ دن رات ماضی اور مستقبل کے بارے میں سوچتی رہتی ہوں۔ صدمہ کی شدت اور متواتر تیمارداری میں صبح سے شام تک دن رات تیمارداری میں مصروف رہنے کی وجہ سے میں بہت کمزور ہو گئی ہوں۔ تمام بہن بھائی میری صحت کے لئے دعا فرمائیں۔

میرے پیارے خاوند نے شدید بیماری کے دن بڑے صبر سے گذارے اور نا امیدی کا ایک کلمہ بھی زبان سے نہیں نکالا۔ کبھی میرے آنسو نکلتے دیکھ کر کہتے۔ تم گھبراؤ نہیں میں تندرست ہو جاؤں گا۔ لیکن موت سے نو دن پہلے وہ خاموش رہنے لگے۔ آنکھیں آنسوؤں سے بھری رہتیں۔ اب میں نے ان کو تسلی دینا شروع کی۔ کہ گھبرائیں نہیں۔ اللہ تعالےٰ آپ کو شفا دے گا اچھا کہہ کر خاموش ہو جاتے۔

آخر میں تین دن تو حواس بھی پوری طرح قائم نہ رہے۔ کھانا پینا چھوڑ دیا۔ صرف دودھ یا پھلوں کا رس دیا جاتا۔ جو کہ قے ہو کر نکل جاتا۔ اسی حال میں محترم سیٹھ محمد صدیق صاحب کلکتہ والے تشریف لائے۔ انہیں پہچان لیا اور مصافحہ کیا۔ سیٹھ صاحب نے فرمایا میرا چاہے ایک لاکھ روپیہ خرچ ہو جائے میں آپ کا علاج کرانے کو تیار ہوں مگر اس وقت تو اللہ تعالےٰ کا فیصلہ ہو چکا تھا۔

مرحوم چند دن پہلے مجھے کہنے لگے کہ زیتون کے تیل کی مالش میرے جسم پر کیا کرو۔ تاکہ کمزوری کچھ تو دور ہو اور میں اپنے ابا جی اور اپنی اماں جی کے آنے سے پہلے پہلے اٹھ کر بیٹھنے کے قابل ہو سکوں مجھے اپنے پاس سے ایک منٹ کے لئے الگ نہ ہونے دیتے۔ بالآخر تیز بخار شروع ہو گیا۔ میرا دل بیٹھ گیا۔ رو رو کر تین دن رات گذارے بہت دعائیں کیں مگر اللہ تعالےٰ کا فیصلہ قائم رہا اور میرے محبوب اور ہمدرد خاوند ہمیشہ کے لئے مجھ سے جدا ہو گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ اللہ تعالےٰ ان کو محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے قرب میں جگہ دے۔ آمین۔

اب میری حالت ایسی ہے کہ بیٹھی بیٹھی اپنے آپ سے ہی باتیں کرتی رہتی ہوں۔ خود ہی سوال کرتی ہوں۔ خود ہی جواب دیتی ہوں۔ وہ مجھے تڑپتا چھوڑ کر چلے گئے۔ دس بچے روتے دھوتے رہ گئے۔ ہم دونوں مل کر بچوں کو بمشکل سنبھالتے تھے۔ اب میں اکیلی رہ گئی ہوں۔ بظاہر گھر اجڑ گیا۔ خوشیاں برباد ہو گئیں۔ مرحوم بڑی خوبیوں کے مالک تھے۔ شدید بیماری میں بھی نماز قائم رکھی۔ تسبیح کرتے رہے۔ ہمیشہ غریبوں کے دکھ درد میں شریک رہتے۔

تمام درویش بہن بھائیوں کے لئے یہ ایک عظیم صدمہ ہے۔ بعض شریف النفس ہندو اور سکھ بھی چیخیں مار مار کر روئے۔ کہنے لگے یہ انسان نہیں تھا۔ یہ دیوتا تھا وہ ہمیں بھی پیارا تھا۔ پرماتما کو بھی پیارا ہوا۔

افسوس صد افسوس کہ اپنے ابا جی اماں جی کا انتظار ہی کرتے رہے مگر ان سے ملاقات نہ ہو سکی۔ موت سے چند دن پہلے مرحوم نے خواب دیکھا کہنے لگے کہ میں دیکھتا ہوں کہ ایک فرشتہ دھجوئے کھڑا ہے۔ میں نے اس سے دھجوئے لیا اس میں لوگوں کے نام درج ہیں۔ میں نے کہا ..... میرا نام تو اس میں نہیں۔ فرشتے نے کہا۔ تمہارا نام دوسرے صفحے کے اوپر ہے۔ تمہارا نام خدا کے خاص بندوں میں ہے یہ خواب سنا کر بہت خوش ہوئے۔

میں ان تمام بہنوں اور بھائیوں کا شکریہ ادا کرتی ہوں جنہوں نے خط لکھ کر یا زبانی مجھ سے ہمدردی کا اظہار کیا۔

اللہ تعالےٰ ان کو جزائے خیر دے۔ اب سب بہن بھائی میرے لئے اور میرے بچوں کے لئے دعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ ہمارا حامی و ناصر ہو۔ اور اللہ تعالےٰ میرے خاوند کو جنت میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے۔ آمین۔

اذکروا موتاکم بالخیر

53

میری اہلیہ مرحومہ

(مکرم سرفراز علی صاحب۔ واہ کینٹ)

میری اہلیہ نے اپنی زندگی کے صرف پانچ سال اور بیس دن میرے ساتھ گذارے اور تین چھوٹے چھوٹے بچوں کے علاوہ اپنی نیکی، محبت اور وفاداری کے ان گنت ایسے گہرے نقوش چھوڑ کر جن کا مٹنا بہت مشکل نظر آتا ہے ہمیشہ کے لئے ہم سب سے جدا ہو گئیں۔

جو خوبیاں ایک بیوی میں ہونی چاہئیں وہ سب مرحومہ میں پائی جاتی تھیں اپنے فرائض کو احسن طریقہ سے بجا لانے کی پوری اہلیت رکھتی تھیں۔ کسی خاص چیز کی فرمائش نہیں کی۔ جو کچھ اللہ تعالےٰ نے دیا۔ اس پر خندہ پیشانی سے اللہ تعالےٰ کا شکر ادا کیا۔ میرے آرام کا ہمیشہ زیادہ سے زیادہ خیال رکھا۔ حتیٰ کہ وفات سے ایک دن قبل جبکہ رات کو میں ہسپتال سے واپس آیا تھا اور وہ خود بستر مرگ پر تھیں مجھ سے کہنے لگیں۔ آپ کی طبیعت خراب معلوم ہوتی ہے۔ دوا پیتے جائیں اپنی صحت کا خیال رکھیں۔ ایسا نہ ہو کہ آپ بھی بیمار ہو جائیں۔ نماز روزہ کی بہت پابند تھیں اکثر رات کو جب میری آنکھ کھلتی تو انہیں نوافل پڑھتے ہوئے دیکھتا

قادیان سے انہیں بہت محبت تھی بستی کادیگر واہ کینٹ میں ایک اچھا مکان بنوانے کے باوجود کہتیں کہ جب قادیان شریف واپس مل جائے گا تو وہیں رہیں گے

بچوں کی تعلیم و تربیت کا بہت شوق تھا۔ بڑی بچی جب تین سال کی ہوئی تو ایک بزرگ صحابی کی دعا کے ساتھ بسم اللہ الرحمٰن شروع کرایا۔ کلمہ طیبہ کے علاوہ حضرت میر محمد اسمٰعیل صاحبؓ کی نظم ؎

"الٰہی مجھے سیدھا رستہ دکھا دے"

کے چند شعر بچی کو حفظ کرائے۔ قرآن کریم کی بڑی بڑی سورتیں جو انہیں زبانی یاد تھیں۔ اکثر بچوں کو سلاتے وقت سناتیں اور اچھی اچھی نظمیں سنا کر انہیں بہلاتیں

مہمان نوازی ان کی خاص عادت تھی۔ گھر میں اتنا سامان ہر وقت موجود رکھتیں جو کم از کم دس بارہ مہمانوں کے لئے کافی ہو۔ اور مہمانوں کی خدمت کر کے بہت خوش ہوتیں

نہایت خوش خلق اور ملنسار تھیں یہی وجہ ہے کہ ان کی وفات پر اپنوں کے علاوہ غیروں نے بھی بہت صدمہ محسوس کیا پورے محلے والوں نے غیر ہونے کے باوجود اس غم میں شرکت کی۔ بہت کفایت شعار اور منتظم تھیں۔

افسوس صد افسوس کہ ایسی نیک بیوی صرف ایک ہفتہ کی بیماری کے بعد ہمیشہ کے لئے ہم سے جدا ہو گئی۔ ویسے کوئی بیس دن پہلے کھانسی اور سانس کی شکایت پیدا ہوئی، علاج سے افاقہ ہو گیا اور خیال ہوا کہ بچے کی پیدائش کے بعد طبیعت ٹھیک ہو جائے گی ۱۶/۱۱/۶۷ کو صبح کے وقت ۳-۱۰ پر ہسپتال میں لڑکا پیدا ہوا۔ لیکن ڈاکٹروں نے کہا کہ ان کا جگر بڑھ گیا ہے۔ اس کا علاج شروع کیا۔ انجکشن دیتے رہے۔ لیکن کوئی فائدہ نہ ہوا اور طبیعت خراب ہوتی گئی۔

ایک دن جب میں بچوں کو ملانے ہسپتال لے گیا تو انہیں دیکھ کر بہت خوش ہوئیں اور چہرے پر رونق آ گئی۔

۱۶/۱۱/۶۷ کی صبح کو جب میں ہسپتال گیا تب بھی یہی کہا۔ مگر بظاہر طبیعت کچھ بہتر معلوم ہوتی تھی اسلئے میں نے کہا کہ تمہاری طبیعت آج بہت اچھی معلوم ہوتی ہے گھبراؤ نہیں کہنے لگیں کہ نہیں میری طبیعت آج بہت خراب ہے میرے بچوں کا خیال رکھنا۔ میں نے چند گھونٹ دودھ کے پلائے اور تسلی دی آہ! کیا معلوم تھا کہ یہ آخری بات چیت ہے کچھ دیر بعد نرس نے انجکشن لگایا اور آکسیجن دے کر کہا کہ آرام کرنے دو۔ میں قدرے اطمینان سے گھر آیا اور جب بعد دوپہر واپس گیا۔ تو وہ وفات پا چکی تھیں۔ اس طرح وہ آخری بار نہ کچھ کہہ سکیں اور نہ سن سکیں۔

۱۶/۱۱/۶۷ مطابق ۱۳ شعبان ۱۳۸۷ھ بروز جمعرات انتقال ہوا اور دوسرے دن بعد نماز جمعہ جماعت کے دوستوں نے جنازہ میں شرکت کر کے انہیں انکی آخری آرام گاہ پر پہنچا دیا۔

احباب کرام سے عاجزانہ دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالےٰ مرحومہ کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے۔

دعا کی قبولیت کے نشان

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ایک دفعہ احباب جماعت کو مخاطب کر کے ارشاد فرمایا تھا کہ

"میں نے آپ کے تسکین قلب کے لئے آپ کے بار کو ہلکا کرنے کے لئے آپ کی پریشانیوں کو دور کرنے کے لئے اپنے رب رحیم سے قبولیت دعا کا نشان مانگا ہے اور مجھے پورا یقین ہے اور پورا بھروسہ ہے اس پاک ذات پر کہ وہ میری التجا رد نہیں کرے گا۔"

یہ نشان اللہ تعالیٰ نے آپ کو عطا فرمایا۔ اس کے دو ثبوت جو خاکسار کے گھر سے تعلق رکھتے ہیں پیش کرتا ہوں۔

۱۔ میری ہمشیرہ نور النساء صاحبہ اہلیہ محمد شفیع صاحب بھٹی کے ہاں چار بچیاں پیدا ہوئیں۔ ان کے ہاں کوئی نرینہ . . . . . اولاد نہیں تھی۔ خاکسار کے والد حافظ غلام حسین صاحب نے ماہ اپریل میں حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے ملاقات کی۔ اور خاص طور پر ہمشیرہ صاحبہ کے ہاں نرینہ اولاد کے لئے دعا کی درخواست کی۔

حضور نے فرمایا میں دعا کروں گا کہ رب خدا تعالیٰ ان کو نرینہ اولاد بخشے۔ خدا نے حضور پرنور کی دعا کو قبول فرمایا۔ اور مورخہ ۶۸-۵-۱۰ کو خدا تعالیٰ نے ہمشیرہ صاحبہ کو ایک خوبصورت بچہ عطا فرمایا۔ ایک طرف تو ہمارا ایمان حضرت پر زیادہ مضبوط ہو گیا اور دوسری طرف ہمارا ایمان اس امر میں بھی زیادہ بڑھ گیا کہ حضور پرنور خدا تعالیٰ کے سچے خلیفہ ہیں۔ اور خدا تعالیٰ آپکی دعاؤں کو دوسروں سے زیادہ قبول فرماتا ہے۔

۲۔ خاکسار کے چھوٹے بھائی عزیز الرحمان صاحب ایم۔ ایس۔ سی جو کہ کوئٹہ میں جی۔ ایس۔ پی میں اسسٹنٹ ڈائرکٹر تھے۔ انہیں بعض مشکلات درپیش تھیں انہوں نے حضور پرنور سے ملاقات کی اور یہ بھی بتایا کہ میرے بیرون پاکستان جانے کا پروگرام بھی ہے۔

حضور نے فرمایا کہ "تم بیرون پاکستان جانے کی کوشش کرو۔ یہاں کے دھندوں کی طرف توجہ نہ دو۔ ان کو چھوڑ دو۔"

گو عزیز کا جلدی باہر جانے کا پروگرام نہ تھا اور بعض گھریلو پریشانیاں بھی تھیں۔ اور باہر جانے کی راہ میں کئی مشکلات بھی حائل تھیں۔ لیکن عزیز نے حضور پرنور کے ارشاد کی تعمیل میں اپنا باہر جانے کا پروگرام جلد بنا لیا۔ حضور کی دعاؤں کی برکت سے عزیز کو بہت جلد ایران میں ایک معقول ملازمت مل گئی۔ فالحمد للہ علیٰ ذالک

ان امور سے حضور پرنور کی اپنی جماعت سے مشفقانہ محبت اور ان کی ذرا سی بھی تکلیف نہ برداشت کرنے کا جذبہ روز روشن کی طرح ظاہر ہوتا ہے۔

خاکسار حبیب الرحمان جماعت احمدیہ مراد پور ضلع سیالکوٹ

ضرورت ڈرائیور

ہمیں کار کے لئے ایک ڈرائیور کی فوری طور پر ضرورت ہے۔ ادھیڑ عمر کے دوست کو ترجیح دی جائے گی۔ خواہشمند احباب درج ذیل ایڈریس پر اپنے امیر جماعت کی تصدیق کے ساتھ درخواست بھجوائیں۔

چوہدری محمد حیات خاں امیر جماعت احمدیہ مانگے اونچہ
ڈاک خانہ خاص۔ ضلع گوجرانوالہ

درخواست دعا: میرے والد قتل شاہ صاحب کچھ عرصہ سے بیمار چلے آ رہے ہیں۔ افاقہ نہیں ہو رہا۔ احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ شفا دے۔ آمین

(سید منور احمد شاہ میرپور خاص)

معاونین خاص مسجد احمدیہ زیورک (سوئٹزرلینڈ)

ذیل میں ان مخلصین کے اسماء گرامی تحریر کئے جاتے ہیں جن کو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل و کرم سے مسجد احمدیہ زیورک (سوئٹزرلینڈ) کے لئے تین صد روپیہ یا اس سے زائد تحریک جدید کو ادا کرنے کی توفیق عطا فرمائی ہے۔ جزاھم اللہ احسن الجزاء فی الدنیا والآخرۃ۔ قارئین کرام سے ان سب کے لئے دعا کی درخواست ہے

۶۔ م۔ مکرم قاضی عبدالحمید صاحب بالا شوسٹرو (اوکاڑہ ضلع ساہیوال)	۳۰۵/-
۷۔ م۔ مکرم منشی محمد موسیٰ صاحب نورنگ فارم ضلع تھرپارکر (سندھ)	۳۲۴/-
۸۔ م۔ مکرم جناب عبداللطیف صاحب پاکستان کوارٹرز کراچی	۳۲۵/-
۹۔ م۔ مکرم ملک منیر احمد خاں صاحب "	۳۰۰/-
۱۰۔ م۔ مکرم مسعود احمد صاحب علوی "	۳۰۰/-

(وکیل المال اول تحریک جدید ربوہ)

امتحان خدام الاحمدیہ مرکزیہ

تمام مجالس خدام الاحمدیہ کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ مبتدی۔ مقتصد اور سابق کے امتحانات (ستمبر ۱۹۶۸ء) اکتوبر ۱۳۴۷ ہش کے آخری عشرہ میں منعقد ہوں گے تمام مجالس خدام کو اچھی طرح تیاری کروائیں اور کوشش کریں کہ کوئی خادم ایسا نہ رہے جو امتحان میں شریک نہ ہو۔ پہلے دو امتحان اکٹھے بھی دئے جا سکتے ہیں۔

(مہتمم تعلیم خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

خدام کے لئے لمحہ فکریہ

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا

"ایمان انسان کی جوانی کو بڑھاتا ہے اور حوصلوں کو بلند کرتا ہے۔"

اگر میرے خدام بھائی حضور رضی اللہ عنہ کا صرف یہی ایک ارشاد پیش نظر رکھیں تو وہ تحریک جدید کے مالی جہاد میں کبھی پیچھے نہ رہیں۔ اور کوئی وجہ نہیں کہ دفتر اول اور دفتر دوم کی قربانیوں کا مقابلہ کرتے وقت خدام کو شرمندگی اٹھانی پڑے۔ پس جو خدام تحریک جدید کے مالی جہاد میں اپنی مالی حیثیت سے کم حصہ لے رہے ہیں۔ وہ اپنی پوری طاقت کے مطابق اس میں حصہ لیں۔ اور اس طرح اپنی ایمانی حالت پر مہر تصدیق ثبت کر کے دکھائیں۔

(وکیل المال اول تحریک جدید)

دعائے مغفرت

مستری محمد عبداللہ صاحب پمپ مرچنٹ رحمت بازار ربوہ کی اہلیہ محترمہ مغفرۃ الحفیظ صاحبہ مورخہ ۳ وفا ۱۳۴۷ ہش کو بعمر ۳۶ سال وفات پا گئیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ اسی روز مکرم قاضی محمد نذیر صاحب ناظر اصلاح و ارشاد نے بعد نماز عصر نماز جنازہ پڑھائی۔ مکرم مولانا ابوالعطاء صاحب فاضل نے تدفین پر دعا کرائی۔

مرحومہ نے ایک بچی بعمر گیارہ سال اور ایک بچہ بعمر ۹ سال اپنی یادگار چھوڑے ہیں۔ مرحومہ کی مغفرت اور اعلیٰ درجات کے لئے دعا کی درخواست ہے۔ اللہ تعالیٰ پسماندگان کا حافظ و ناصر ہو۔ (قاضی عزیز احمد انچارج لاؤڈ سپیکر ربوہ ضلع جھنگ)

ولادت

خاکسار کو اللہ تعالیٰ نے فرزند عطا فرمایا ہے۔ احباب جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ نومولود کو صحت والی لمبی زندگی عطا فرمائے اور خادم دین بنائے۔

(خان عبدالمجید کیشیئر جمیل اینڈ کمپنی ویلرز پاکستان نیشنل آئلز جوائنٹ سٹاک لاہور)

ٹنڈر نوٹس

۱- محکمہ ہائی وے کے منظور شدہ ٹھیکیداروں سے مندرجہ ذیل کاموں کے لئے شرح مکرر ٹنڈر درکار ہیں جنہوں نے سالانہ رواں کی تجدید اندراج کی فیس داخل کرادی ہو۔ ٹنڈر بوقت گیارہ بجے دن مندرجہ ذیل تاریخ پر وصول کئے جائیں گے اور اسی دن زیر دستخطی بذات خود ان ٹھیکیداران، ان کے آئینی نمائندگان کے روبرو کھولے جائیں گے۔

۲- ٹنڈر بذریعہ تار یا دساطت ڈاک قابل قبول نہیں ہوں گے۔

۳- ٹنڈر فارم صرف ان ٹھیکیداران کو جاری کیا جاوے گا جو آئینی ٹھیکیداروں کے اندراج و تجدید کا ثبوت پیش کریں گے۔

۴- زر ضمانت بذریعہ چالان خزانہ یا ڈیپازٹ کال ہمراہ ٹنڈر ہونا ضروری ہے بصورت دیگر ٹنڈر قابل قبول نہ ہوگا۔

۵- مکمل معلومات ہر نئے کام مثلاً ریٹ، شرائط اور نقشہ جات وغیرہ زیر دستخطی کے دفتر میں اوقات کار میں ملاحظہ کئے جا سکتے ہیں۔

۶- زیر دستخطی نوٹس کو حق حاصل ہے کہ وہ کسی ایک یا تمام ٹنڈرز کو مسترد کر دے

۷- مشروط ٹنڈر قابل قبول نہ ہوگا۔

۸- ٹنڈر کو لفافہ بند کر کے اور کام کا نام لکھ کر ٹنڈر بکس میں ڈالا ہوگا۔

۹- ٹنڈر مجوزہ فارم سے کر جاری کیا جاوے گا۔

۱۰- بصورت فرم یا کمپنی اختیار نامہ خاص ٹنڈرز کے ہمراہ ہونا ضروری ہے۔

نمبر شمار	نام کام	زر تخمینہ	زر ضمانت	عرصہ معیاد	تاریخ اجرائی ٹنڈر	تاریخ وصولی ٹنڈر
۱-	پل کو کشادہ اور دوبارہ تعمیر کرنا واقعہ میل نمبر ۲۳ خوشاب سکھیرا روڈ	۸۰۰۰۰۰ (اسی ہزار روپیہ)	۱۶۰۰ (سولہ سو روپیہ)	۱۸۰ ایام	۱۵/۶/۶۸	۱۶/۶/۶۸
۲-	خوشاب سکھیرا روڈ کو میل ۱۳ سے میل ۲۳ تک کشادہ کرنا اور اس کی اصلاح کرنا	۲۶۰۰۰۰	۵۲۰۰	۲۴۰ ایام	۲۸/۶/۶۸	۲۹/۶/۶۸
۳-	خوشاب سکھیرا روڈ کو کشادہ کرنا اور اس کی اصلاح کرنا	۲۱۰۰۰۰	۴۲۰۰	"	"	"
۴-	دریائے جہلم پر بمقام ڈھاک پتن کشتیوں کے پل کی تعمیر کرنا مع ابادی راستوں کے (سیلابی جگہوں اور کچھ ڈھاک روڈ کی مرمت کرنا)	۱۲۰۰۰۰	۲۴۰۰	۱۸۰ ایام	"	"
۵-	آر بی پل روڈ ۲ پر میل ۱۶۸ سے میل نمبر ۱۷۳ کو کشادہ کرنا اور اس کو تراشنا۔	۵۰۰۰۰۰	۱۰۰۰۰	۲۷۰ "	"	"
۶-	آر بی پل روڈ ۲ پر کشادہ کرنا اور اس کی اصلاح کرنا میل ۱۵۰ سے ۱۵۵ تک حصہ I	۴۰۰۰۰	۸۰۰	۷۰ "	"	"
۷-	آر بی پل روڈ ۲ کو کشادہ کرنا اور اس کی اصلاح کرنا میل ۱۵۰ تا ۱۵۵ حصہ II	۱۲۵۰۰۰	۲۵۰۰	۱۸۰ "	"	"
۸-	میانوالی، ماڑی انڈس روڈ (ضلع میانوالی) کے میل ۲۲۱ تا ۲۲۵ کی دوبارہ اصلاح کرنا۔ (RECONDITIONNING)	۳۵۰۰۰۰	۷۰۰۰	۲۴۰ "	۲۹/۶/۶۸	۳۰/۶/۶۸
۹-	خوشاب میانوالی روڈ کشادہ کرنا	۳۷۵۰۰۰	۷۵۰۰	۳۱۰ "	"	"
۱۰-	روڈ ڈالہ پل کی مرمت خصوصی اور اس کی اصلاح کرنا۔	۳۵۰۰۰۰	۷۰۰۰	۲۸۰ "	"	"
۱۱-	لائل پور سرگودہا روڈ (ضلع سرگودہا) کو کشادہ کرنا۔	۲۵۵۰۰۰	۵۱۰۰	۱۸۰ ایام	۳۰/۶/۶۸	۳۱/۶/۶۸
۱۲-	شکستہ پل کی جگہ نعم البدل پل تعمیر کرنا بموقعہ میل ۱۲۴	۱۰۰۰۰۰	۲۰۰۰	"	"	"
۱۳-	گجرات سرگودہا روڈ کی دوبارہ اصلاح کرنا از میل ۸۴ تا ۸۵	۲۴۰۰۰	۴۸۰۰	"	"	"
۱۴-	گجرات سرگودہا روڈ از میل ۹۲ تا میل نمبر ۹۵ (ضلع سرگودہا) کی دوبارہ اصلاح کرنا اور اس کو کشادہ کرنا	۷۰۰۰۰	۱۴۰۰	۱۵۰ "	"	"
۱۵-	بھیرہ بھلوال روڈ میل نمبر ۱۲ تا ۱۳ کی دوبارہ اصلاح کرنا (RECONDITIONNING)	۷۰۰۰۰	۱۴۰۰	۱۵۰ "	"	"
۱۶-	میانوالی مظفر گڑھ روڈ میل ۷۹ تا ۹۰ کی مرمت اور اس کی دوبارہ اصلاح کرنا	۳۵۰۰۰۰	۷۰۰۰	۱۸۰ ایام	۳۱/۷/۶۸	۱/۸/۶۸
۱۷-	میانوالی مظفر گڑھ روڈ کی دوبارہ اصلاح کرنا۔ (گروپ [illegible])	۲۰۰۰۰۰	۴۰۰۰	"	"	"
۱۸-	ایضاً (گروپ [illegible])	۲۰۰۰۰۰	۴۰۰۰	"	"	"
۱۹-	پانی گزرنے کے لئے پلیاں اور نالیاں موجودہ ٹی ڈی اے روڈ پر خوشاب نور پور اور خوشاب پل کے درمیان بنانا (مہیا کرنا)	[illegible]	۱۴۰۰	۱۵۰ ایام	۱/۸/۶۸	۲/۸/۶۸
۲۰-	مٹھہ ٹوانہ سے چک ۴۸ حصہ تک سڑک تعمیر کرنا۔	۲۳۰۰۰۰	۴۶۰۰	۱۸۰ "	"	"
۲۱-	بھلوال چونگی ۸ سے گجرات سرگودہا روڈ کے چھاٹکے تک سڑک کو پختہ کرنا	۱۱۰۰۰۰	۲۲۰۰	"	۲/۸/۶۸	۳/۸/۶۸
۲۲	بھیرہ بھلوال روڈ کے میل ۱۰/۱ سے نکوکلاں ماجباہ (ضلع سرگودہا) تک سڑک کو پختہ کرنا۔	۳۵۰۰۰۰	۷۰۰۰	۲۱۰ "	"	"
۲۳-	چک ۱۴ م ڈ سے سردار پور (ضلع سرگودہا) تک سڑک کو پختہ کرنا۔	۲۳۵۰۰۰	۴۷۰۰	"	"	"

مہتمم روڈ مینٹی نینس ڈویژن میانوالی

INF-(PP) 907/68

صیغہ امانت صدر انجمن احمدیہ

کے متعلق

سیدنا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ارشاد

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی المصلح الموعود فرماتے ہیں:-

"اس وقت چونکہ سلسلہ کو بہت سی مالی ضرورتیں پیش آگئی ہیں جو عام آمد سے پوری نہیں ہو سکتیں اسلئے فوری ضرورت کو پورا کرنے کا ایک ذریعہ یہ ہے کہ جماعت کے افراد میں سے جس کسی نے اپنا روپیہ کسی دوسری جگہ بطور امانت رکھا ہوا ہے وہ فوری طور پر اپنا روپیہ جماعت کے خزانہ میں بطور امانت صدر انجمن احمدیہ داخل کر دے تاکہ فوری ضرورت کے وقت ہم اس سے کام چلا سکیں اسی میں تاجروں کا روپیہ شامل نہیں جو وہ تجارت کے لئے اپنے پاس رکھتے ہیں اسی طرح اگر کوئی زمیندار نئی کوئی جائداد بیچ کر روپیہ وصول کرے اور جائداد خریدنا چاہتا ہو تو ایسے احباب صرف اتنا روپیہ اپنے پاس رکھ سکتے ہیں جو فوری طور پر جائداد کے لئے ضروری ہو اس کے علاوہ تمام جو بکوری کی قسموں کا جمع سلسلہ کے خزانہ میں جمع ہونا چاہیئے۔"

(افسر امانت صدر انجمن احمدیہ)

اللہ تعالیٰ رحمٰن ہی نہیں رحیم بھی ہے یعنی بار بار رحم کرنیوالا ہے

جہنم میں اپنے اعمال کی سزا بھگتنے والے بھی اس کی رحیمیت کے نتیجہ میں آخر دوزخ سے نکل آئیں گے

سیدنا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سورۃ القصص کی آیت لَهُ الْحَمْدُ فِي الْأُولَىٰ وَالْآخِرَةِ کی تفسیر کرتے ہوئے فرماتے ہیں:-

"پھر فرماتا ہے آخرت میں بھی وہی (یعنی خدا تعالیٰ) تعریف کا مستحق ہے یعنی وہ صرف رحمٰن ہی نہیں بلکہ رحیم بھی ہے۔ اور رحیم کے معنے بار بار رحم کرنے والے کے ہیں۔ اور بار بار رحم کا سلسلہ تبھی جاری رہ سکتا ہے جب کہ انسان کو ابدی زندگی عطا ہو۔ اور ہر انسان خواہ وہ کتنا ہی گنہگار کیوں نہ ہو آخر خدا تعالیٰ کی رحمت کی آغوش میں آجائے اور اس کے گناہ معاف کر دیئے جائیں۔ مسیحیت دنیا کے سامنے یہ عقیدہ پیش کرتی ہے کہ دوزخ ابدی ہے مگر اللہ تعالیٰ کی صفت رحیمیت اس عقیدہ کو رد کرتی ہے کیونکہ بدیاں اگر اپنی جگہ پر کھڑی رہیں اور بار بار خدا تعالیٰ کا رحم نازل ہوتا رہے اور نیکیاں ترقی کرتی چلی جائیں تو یقیناً اس کا نتیجہ نکلے گا کہ ایک دن ہر جہنمی کی نیکیاں اس کی بدیوں سے زیادہ ہو جائیں گی اور جب نیکیاں بڑھ جائیں گی تو ایسے شخص کو جہنم میں نہیں رکھا جا سکتا۔ وہ یقیناً جنت میں داخل کیا جائے گا۔ اور اس طرح آخر میں بھی اللہ تعالیٰ ہی تعریف کا مستحق ثابت ہوگا۔ جس نے اپنی صفت رحیمیت کے ماتحت دوزخیوں کی نیکیوں کو بھی بڑھایا اور ان پر اس طرح متواتر اور بار بار رحم نازل کیا کہ آخر وہ بھی خدا تعالیٰ کے فضل کے مستحق ہو گئے۔ اسی کی طرف رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی حدیث میں اشارہ کیا گیا ہے کہ یَأْتِي عَلَى جَهَنَّمَ زَمَانٌ لَيْسَ فِيهَا أَحَدٌ تَسْفِي الصَّبَا عَلَى أَبْوَابِهَا (نقرہ عالم التنزیل سورۃ ہود ع) یعنی جہنم پر ایک زمانہ ایسا آئے گا کہ اس میں کوئی بھی نہیں ہوگا۔ اور نسیم صبا اس کے دروازوں کو کھٹکھٹائے گی۔ اسی وجہ سے جنتیوں کے متعلق اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے کہ دَاعِيهِمْ دَعْوَاهُمْ أَنِ الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ (سورۃ یونس آیت ۱۱) یعنی وہ آخر میں یہی کہیں گے کہ اللہ تعالیٰ ہی سب تعریفوں کا مستحق ہے جس نے ہماری نیکیوں کو اتنا بڑھایا کہ ایک ایک نیکی کا دس دس گنا بدلہ دیا گیا۔ اور جس نے دوزخیوں کی نیکیوں کو بھی اتنا بڑھایا کہ آخر وہ بھی جنت میں آگئے۔ اور خدا تعالیٰ کی رضا انہیں حاصل ہو گئی۔

غرض لہ الحمد فی الاولیٰ والآخرۃ میں یہ بتایا گیا ہے کہ جس طرح ہر کام کے ابتداء میں اللہ تعالیٰ ہی حمد کا مستحق ثابت ہوتا ہے کیونکہ وہ انسان کے لئے سامان مہیا کرتا ہے اور اگر اس کی طرف سے سامان مہیا نہ ہوں تو کوئی انسان کام نہیں کر سکتا۔ اسی طرح آخر میں بھی وہی حمد کا مستحق ہوتا ہے کیونکہ نتائج کا ظہور بھی اسی کی طرف سے ہوتا ہے اور پھر اس کی رحیمیت تھوڑی سی نیکیوں کو بطور بیج قبول کر کے بڑھاتی چلی جاتی ہے یہاں تک کہ اس کے نبیوں کا انکار کرنے والے اور جہنم میں اپنے اعمال کی سزا بھگتنے والے بھی اس کی رحیمیت کے نتیجہ میں آخر دوزخ سے نکل آئیں گے اور خدا تعالیٰ انہیں مغفرت کی چادر میں لپیٹ لے گا۔ غرض اللہ تعالیٰ ہی اول ہے اور اللہ تعالیٰ ہی آخر ہے"

تفسیر کبیر جلد ۵ حصہ ۳ صفحہ ۲۲۶

ضروری اور اہم خبروں کا خلاصہ

مسلم لیگ عوام کے مسائل حکومت تک پہنچائے

لاہور ۱۶ جولائی۔ صدر ایوب نے مسلم لیگی ارکان پر زور دیا ہے کہ وہ عوام کے ساتھ گہرا رابطہ رکھیں اور ان کے مسائل و جذبات سے حکومت کو پوری طرح باخبر رکھیں۔ صدر نے کل صوبائی دارالحکومت لاہور سے راولپنڈی روانہ ہونے سے قبل گورنر ہاؤس میں مسلم لیگ کی صوبائی شاخ کے صدر سید احمد سعید کرمانی وزیر اطلاعات و نشریات خواجہ احمد دستور نئے منتخب عہدیداروں سے خطاب کرتے ہوئے یہ بات کہی وہ بذریعہ تیز گام روانہ ہوئے ہیں۔ لاہور ریلوے سٹیشن پر انہیں شاندار الوداع کہی گئی۔

کراچی میں صدر ایوب کے استقبال کی تیاریاں

کراچی ۱۶ جولائی۔ صدر ایوب کے کراچی میں استقبال کی شاندار تیاریاں کی جا رہی ہیں وہ ایران اور برطانیہ کے دورہ پر جاتے ہوئے ۱۸ جولائی کو راولپنڈی سے یہاں پہنچیں گے صدر کے پرجوش استقبال کے لئے کراچی کی تمام مسلم لیگیں پورے زور و شور سے تیاریاں کر رہی ہیں صدر صحت کی بحالی کے بعد پہلی بار کراچی آ رہے ہیں۔ انہوں نے اس سے پہلے جنوری کے وسط میں کراچی کا دورہ کیا تھا۔ گورنر مغربی پاکستان مسٹر محمد موسیٰ، اور گورنر مشرقی پاکستان عبدالمنعم خان صدر ایوب کے خیر مقدم کے لئے ۱۷ جولائی کو یہاں پہنچ رہے ہیں اور متعدد مرکزی اور صوبائی وزراء بھی اس موقع پر کراچی میں موجود ہوں گے کراچی مسلم لیگ نے بنیادی جمہوریت کے قریباً دو ہزار ارکان کو صدر کے ہوائی اڈہ پر استقبال کے لئے دعوت نامے بھیجے ہیں

اردن کے ولیعہد حسن پاکستانی لڑکی سے شادی کریں گے

راولپنڈی ۱۶ جولائی۔ اردن کے ولی عہد شہزادہ حسن بن طلال ایک پاکستانی لڑکی سے شادی کریں گے۔ ان کی منگیتر مسز محمد اکرام اللہ مرحوم اور بیگم اکرام اللہ کی صاحبزادی مس ثروت اکرام سے طے پائی ہے۔ صدر ایوب نے شہزادہ حسن اور مس ثروت کی شادی کی اجازت دے دی ہے۔ انہوں نے اس سلسلہ میں اردن کے شاہ حسین بیگم اکرام اللہ، مس ثروت اور شہزادہ حسن کو مبارکباد پیش کی ہے۔

حضرت حافظ ملک محمد صاحب پٹیالوی کی نعش بہشتی مقبرہ میں سپرد خاک کی گئی

نماز جنازہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ نے پڑھائی

ربوہ ۱۶ وفا۔ حضرت حافظ ملک محمد صاحب پٹیالوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ (جنہوں نے ۱۴ وفا کی شام کو بعمر ۸۸ سال وفات پائی تھی) کی نعش کل ۱۵ وفا کو بہشتی مقبرہ کے قطعہ صحابہ میں سپرد خاک کر دی گئی۔ کل نماز عصر کے بعد سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے نماز جنازہ پڑھائی جس میں مقامی احباب کثیر تعداد میں شریک ہوئے۔ بعد ازاں جنازہ بہشتی مقبرہ لے جا کر وہاں تدفین عمل میں آئی۔ قبر پر محترم مولانا ابوالعطاء صاحب فاضل نے دعا کرائی۔

محترم حافظ صاحب مرحوم نے چار صاحبزادے تیرہ پوتیاں، گیارہ پوتے ایک پڑپوتی اور تین پڑپوتے اپنی یادگار چھوڑے ہیں۔ آپ کے فرزندوں میں مکرم عبدالرحمٰن صاحب مکرم عبدالواحد صاحب، مکرم عبدالحفیظ صاحب کمپونڈر فضل عمر ہسپتال ربوہ اور مکرم عبدالغفار صاحب شامل ہیں۔

احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ حضرت حافظ صاحب مرحوم کے جنت الفردوس میں درجات بلند فرمائے اور اعلیٰ علیین میں خاص مقام قرب سے نوازے۔ نیز آپ کے صاحبزادگان اور جملہ پس ماندگان اور دیگر لواحقین کو صبر جمیل کی توفیق عطا فرمائے اور دین و دنیا میں ان کا حافظ و ناصر ہو۔ آمین